السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا انسان کے لیے اپنی نذر کی جہت کو بدلنا جائز ہے؟ جب وہ کوئی ایسی جہت پاتا ہو جو اس سے زیادہ قابل استحقاق ہو جبکہ اس نے نذر کا تعین اور اس کی وجہ کا تعین بھی کیا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس جواب سے پہلے میں تمہید اً کچھ عرض کرتا ہوں کہ انسان کے لیے نذر ماننا مناسب نہیں کیونکہ نذر ماننا مکروہ یا حرام ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے اور فرمایا:

"إنہ لا یأتی بخیر، وإنما یستخرج بہ من البخیل"[1]

"یقیناً یہ بھلائی نہیں لاتی بلکہ اس سے تو کنجوس سے نکالا جاتا ہے۔"

نذر ماننے سے جس بھلائی کی توقع رکھتا ہے اس کے لیے نذر سبب نہیں بن سکتی۔ اکثر لوگ جب بیمار ہوتے ہیں تو نذر مانتے ہیں کہ جب اللہ اسے شفا دے گا تو وہ ایسے ایسے کرے گا، اور جب اس کی کوئی چیز گم ہو جائے تو اگر وہ اسے پائے گا تو وہ فلاں فلاں کام کرے گا، پھر اگر وہ شفایاب یا گم شدہ کو حاصل کر لیتا ہے تو یہ مطلب نہیں ہوگا کہ نذر اس کی وجہ بنی ہے بلکہ یہ محض اللہ کی طرف سے ہوا ہے۔

اللہ اپنے آپ سے سوال کی گئی چیز عطا کرنے میں شرط کا محتاج نہیں بلکہ آپ کا ذمہ ہے کہ آپ اللہ سے اس مریض کی شفا اور اس گم شدہ کو لانے کا سوال کریں لیکن نذر کی کوئی وجہ اور ضرورت نہیں۔ اکثر نذر ماننے والے جب ان کی نذر کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے تو وہ نذر پوری کرنے میں سستی کرتے ہیں کچھ تو پورا کر دیتے ہیں اور کچھ اسے رہنے دیتے ہیں، یہ بہت بڑا خطرہ ہے۔ آپ اللہ کے اس فرمان کو غور سے سنیں:

وَمِنهُم مَن عـٰهَدَ اللَّهَ لَئِن ءاتىٰنا مِن فَضلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكونَنَّ مِنَ الصّـٰلِحينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمّا ءاتىٰهُم مِن فَضلِهِ بَخِلوا بِهِ وَتَوَلَّوا وَهُم مُعرِضونَ ﴿٧٦﴾... سورة التوبة

"اوران میں سے بعض وہ ہیں جنھوں نے اللہ سے عہد کیا کہ یقیناً اگر اس نے ہمیں اپنے فضل سے کچھ عطا فرمایا تو ہم ضرور ہی صدقہ کریں گے اور ضرور ہی نیک لوگوں سے ہو جائیں گے، پھر جب اس نے انھیں اپنے فضل میں سے کچھ عطا فرمایا تو انھوں نے اس میں بخل کیا اور منہ موڑ گئے اس حال میں کہ وہ بے رخی کرنے والے تھے۔"

اسی بنیاد پر ایماندار کے لیے نذر ماننا مناسب نہیں لیکن رہا سوال کا جواب تو ہم کہتے ہیں کہ جب انسان کسی مقام پر نذر مانتا ہے اور اس کے علاوہ کو اس سے بہتر سمجھ لیتا ہے اور اللہ کی قربت کا اقرب ذریعہ اور اللہ کے بندوں کے لیے زیادہ فائدہ مند تو نذر کی جہت کو فضیلت والے مقام کی طرف بدلنے میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ اس کی دلیل یوں ہے کہ کوئی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ آپ پر مکہ کو فتح کر دے گا تو میں بیت المقدس میں نماز ادا کروں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"صَلِّ ہَاہُنَا" "یہاں نماز پڑھ لیں" پھر آدمی نے دوبارہ کہا تو آپ نے کہا: "صَلِّ ہَاہُنَا" "یہاں نماز پڑھ لیں" پھر اس نے دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "شَأنَکَ إذًا" (جیسے تمہاری مرضی) تو یہ حدیث اس کی طرف راہنمائی کرتی ہے کہ جب انسان اپنی کم تر درجے کی نذر سے افضل کی طرف منتقل ہونا چاہتا ہے تو یہ جائز ہے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1] صحیح البخاری رقم الحدیث (6234) صحیح مسلم رقم الحدیث 1639)۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 696

محدث فتویٰ